

انسانی آزادی کی آخری حد: اپنے رویے کا انتخاب

زندگی اکثر ہمیں ایسے حالات کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے جو ہمارے قابو سے باہر ہوتے ہیں۔ بیماری، نقصان، یا کوئی ناگہانی آفت ہم سے انتخاب کا ہر ظاہری حق چھین سکتا ہے اور ہمیں ان حالات میں رہنے پر مجبور کر سکتا ہے جن کی ہم نے کبھی خواہش نہ کی ہو۔ ایسے لمحات میں ہم خود کو بے بس محسوس کر سکتے ہیں۔ تاہم ایک گہرا سچ پھر بھی باقی رہتا ہے: اگرچہ حالات ہمارے قابو سے باہر ہو سکتے ہیں، لیکن ان حالات پر ہمارا رد عمل ہمارے اختیار میں ہوتا ہے۔ یہی وہ آخری آزادی ہے۔ یعنی اپنے رویے کے انتخاب کی صلاحیت۔ جو انسانی آزادی کی آخری حد کہلاتی ہے۔

جب اختیارات ختم ہو جائیں

روزمرہ کی زندگی میں ہم انتخاب کرنے کے عادی ہوتے ہیں: کس کیریئر (Career) کو اپنایا جائے، کہاں رہا جائے، اور اپنا فارغ وقت کیسے گزارا جائے۔ لیکن زندگی میں بعض اوقات ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب انتخاب کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی طبی تشخیص (Medical Diagnosis) یہ بتادے کہ زندگی کا صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ کوئی حادثہ جسمانی صلاحیت کو ہمیشہ کے لیے چھین سکتا ہے۔ ایسے موڑ پر، مرکزی سوال "میں کیا کر سکتا ہوں؟" سے بدل کر "جو کچھ ہوا ہے، میں اس کا سامنا کیسے کروں گا؟" بن جاتا ہے۔

جب تمام بیرونی انتخاب ختم ہو جاتے ہیں، تب بھی ایک اندرونی آزادی برقرار رہتی ہے: اور وہ ہے رویے کا انتخاب کرنے کی آزادی۔ کیا میں مایوسی کی دلدل میں دھنس جاؤں، یا زندگی کے اس آخری سفر کا سامنا وقار اور حوصلے کے ساتھ کروں؟ کیا میں اپنی تکلیف کو ایک بے معنی درد سمجھوں گا، یا میں اس کے اندر چھپے ہوئے کسی مقصد کی تلاش کروں گا؟

وکٹر فرینکل اور آخری آزادی

آسٹریا کے ماہر نفسیات اور ہولوکاسٹ (Holocaust) کے دوران زندہ بچ جانے والے وکٹر فرینکل نے اپنی شہرہ آفاق کتاب 'انسان کی تلاش' (Man's Search for Meaning) میں اسی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ نازی حراستی مراکز (Concentration Camps) میں اپنی جائیداد، سماجی حیثیت، اور یہاں تک کہ بقا کی بنیادی سہولیات سے محروم ہونے کے بعد، انہوں نے مشاہدہ کیا کہ قیدیوں کے درمیان فرق اس بات سے نہیں تھا کہ انہوں نے کیا دکھ سہے، بلکہ اس بات سے تھا کہ انہوں نے ان دکھوں پر کیا رد عمل ظاہر کیا۔

فرینکل نے لکھا:

"انسان سے سب کچھ چھینا جاسکتا ہے مگر ایک چیز: انسانی آزادیوں میں سے وہ آخری آزادی — کہ وہ کسی بھی قسم کے حالات میں اپنے رویے کا انتخاب کر سکے، اور اپنا راستہ خود چن سکے۔"

کچھ لوگوں کے لیے وہ اذیت گاہیں مایوسی کی گہری کھائی بن گئیں؛ جبکہ دوسروں کے لیے وہی حالات اپنی اندرونی طاقت، ہمدردی اور مقصدِ زندگی کو دریافت کرنے کا ذریعہ بنے۔ فرینکل خود بھی زندگی کے 'معنی' سے جڑے رہ کر زندہ سلامت رہے — یہ تصور کرتے ہوئے کہ جنگ کے بعد وہ 'تکلیف کی نفسیات' پر لیکچر دے رہے ہیں، اور وہ اپنی پیاری بیوی کی یادوں کو سینے سے لگائے رکھتے۔

تکلیف میں رویے کی طاقت

یہ سبق صرف تاریخ کے ہولناک واقعات تک محدود نہیں ہے؛ بلکہ یہ ہماری روزمرہ کی زندگی کے لیے بھی اتنا ہی اہم ہے۔

• **علاج بیماری میں:** ایک مریض تلخی اور بیزاری کا انتخاب کر سکتا ہے، یا وہ اپنے باقی ماندہ وقت کو اپنے خاندان کے لیے سکون کا باعث بنا کر ہمت اور محبت کی ایک یادگار چھوڑ سکتا ہے۔

• **معذوری میں:** وہ شخص جس کی نقل و حرکت کی صلاحیت ختم ہو چکی ہو، وہ مسلسل ماتم کر سکتا ہے، یا وہ دوسروں کے لیے یہ ثابت کر کے ایک مثال بن سکتا ہے کہ زندگی کو اب بھی بھرپور طریقے سے جیا جاسکتا ہے۔ دنیا نے سٹیفن ہاکنگ سے لے کر ان لاتعداد کھلاڑیوں تک ایسی بہت سی مثالیں دیکھی ہیں جنہوں نے اپنی معذوری کو ایک اعزاز میں بدل دیا۔

• **مروزمړه کی جدوجهد میس:** یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی ناکامیوں میں بھی — جیسے کسی منصوبے کی ناکامی، ٹوٹا ہوا رشتہ، یا مالی نقصان — تباہی اور ترقی کے درمیان فرق اس واقعے میں نہیں، بلکہ اس رویے میں ہوتا ہے جو ہم اس کے لیے اپناتے ہیں۔

درد کے درمیان زندگی کے معنی

فریڈکل نے اس بات پر زور دیا کہ انسان "معنی تلاش کرنے والی مخلوق" ہے۔ یہاں تک کہ ہم تکلیف کے دوران بھی تین طریقوں سے زندگی کے معنی دریافت کر سکتے ہیں:

• **تخلیقی اقدار کے ذریعے:** اپنے دکھ کو کسی کام، فن یا خدمت میں بدل کر۔

• **تجرباتی اقدار کے ذریعے:** محبت، خوبصورتی، یا روحانی تعلق کو اپنا کر۔

• **مرویہ جاتی اقدار کے ذریعے:** جب کوئی دوسرا راستہ باقی نہ رہے، تو وقار اور حوصلے کا انتخاب کر کے۔

یہی آخری راستہ — یعنی رویے کا انتخاب — اس وقت فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے جب ہم سے سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔

غور و فکر کی دعوت

آزادی کی آخری حد اس بات میں نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے، بلکہ اس بات میں ہے کہ ہم اس پر کیا رد عمل دیتے ہیں۔ ہم ہمیشہ دکھوں کو نہیں روک سکتے، لیکن ہم یہ فیصلہ ضرور کر سکتے ہیں کہ ان کا سامنا یا پوسی کے ساتھ کرنا ہے یا کسی مقصد کے ساتھ۔

فریڈکل کی میراث ہمیں یاد دلاتی ہے کہ زندگی میں 'معنی' کبھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ جب زندگی ہمیں بالکل بے بس کر دے، تب بھی ہم بھرپور انسانی آزادی کا استعمال کر سکتے ہیں: اور وہ ہے اپنے رویے کے انتخاب کی آزادی۔